REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۱ صلح ۱۳۳۸ ہش | ۱۱ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۱۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت اور کمزوریٔ طبع کے باوجود کل نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور کام کرنے والی عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

امسال گندم کی پیداوار بہت زیادہ ہونے کی توقع ہے

بروقت بارشوں کا فصل کی حالت پر خوشگوار اثر ـــ زیر کاشت رقبہ میں نمایاں اضافہ

کراچی ۱۰ جنوری۔ وزارت خوراک و زراعت کو جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال ملک میں گندم کی فصل بہت عمدہ ہوئی ہے۔ اور اس کی پیداوار میں اضافہ کی امید بہت روشن ہے۔ بارشیں جو گندم کی پیداوار پر خاص طور پر اثر انداز ہوتی ہیں پورے صوبے میں بہت کافی ہوئی ہیں۔ اور اس سال نہ صرف وسیع علاقے میں گندم کاشت کی گئی۔ بلکہ زیر کاشت رقبہ میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ فصل کی موجودہ حالت بہت عمدہ بتائی جاتی ہے۔

وزارت خوراک و زراعت نے تخم ریزی شروع ہونے سے قبل گندم کی قیمت ساڑھے بارہ روپے مقرر کر دی ہے۔ جو سال بھر رائج رہیگی وزارت خوراک و زراعت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ ان تمام حوصلہ افزا حالات کے تحت اس سال پیداوار بہت زیادہ ہونے کی توقع ہے۔

ملکی استحکام کے لئے اعلیٰ پائے کے سائنسدانوں اور فنی ماہروں کی ضرورت

مشرقی پاکستان کے گورنر جناب ذاکر حسین کی تقریر

ڈھاکہ ۱۰ جنوری۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین نے کل صبح ٹاؤن ہال کی ایک استقبالی دعوۃ میں تقریر کرتے ہوئے کہا آج کے پر آشوب دور میں جسمیں دنیا کو اپنی فنا کا خطرہ لاحق ہے۔ ہمیں ایسے اعلیٰ پائے کے سائنسدانوں اور فنی ماہروں کی ضرورت ہے جو ایک باآبرو قوم کی حیثیت سے ہمارے بقاء و استحکام کی جنگ لڑ سکیں۔ اور دنیا کی اقوام میں ہمارے لئے عزت کا مقام حاصل کریں۔ مسٹر ذاکر حسین نے کہا موجودہ حکومت ایک ایسا منصفانہ نظم و نسق قائم رکھنا چاہتی ہے جس میں بد دیانتی رشوت بد عنوانی اور نااہلی کا گزر تک نہ ہو۔ اور عوام کو ہر طرف سے دیانت اور انصاف حاصل ہو۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ امتحانات ہو چکے ہیں داخلہ ۵ جنوری سے شروع ہے اور ۱۵ جنوری تک جاری رہے گا۔ داخلہ صرف نرسری اور پہلی جماعت میں لیا جائیگا۔ ۵ سال سے کم عمر کے بچے نرسری میں داخل کئے جائیں گے اور ۵ سال کے بچے پہلی جماعت میں دوسری تیسری یا چوتھی جماعت میں داخلہ امتحان لیکر ہوگا۔ داخلہ چونکہ محدود ہے اس لئے جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانا چاہیں وہ ان دنوں میں داخل کروا دیں۔ بعد میں کوئی داخلہ نہیں لیا جائیگا فی الحال بورڈنگ کا انتظام سکول کے ساتھ نہیں اسلئے بیرونجات کے بچے فی الحال نہیں لئے جا سکتے۔ سکول کی فیس ۵ روپے ماہوار اور داخلہ ۱۰ روپے ہے۔

ہیڈ مسٹرس

درخواست دعا

ربوہ ۱۰ جنوری۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت آج رات اچانک نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ دل ڈوب رہا ہے۔ خون کی کمی بھی ہے۔ ابھی نمونیہ سے صحت ہوئی تھی اور کمزوری تھی تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان، مبلغین سلسلہ اور بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں خاکسار کی والدہ کی صحت کے لئے دردمندانہ دعا کریں جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ محمد علی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج

بند ٹوٹنے سے سو افراد غرقاب

میڈرڈ ۱۰ جنوری۔ ہسپانیہ میں کل صبح پن بجلی کے ایک بند میں شگاف پڑ گیا جس سے صوبہ زمورا میں ریواڈے لاگو کے چھوٹے سے گاؤں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اندیشہ ہے کہ اس سے ایک سو اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔

ـــ حیدرآباد ۱۰ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان کی "زیادہ اناج اگاؤ" مہم کے سلسلہ میں ۵۹-۱۹۵۸ء کے دوران میں سکھر بیراج کی ۲ لاکھ ۱۲ ہزار نو سو ایکڑ قابل کاشت اراضی تقسیم کر دی گئی ہے۔

مرزا بشیر احمد صاحب ضلعدار نہر کی افسوسناک وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ضلعدار نہر ۸ جنوری ۱۹۵۹ء کو بوقت ۱۰ بجے شب چند یوم کی مختصر علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۴۲ سال کی تھی۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مرزا افضل بیگ رضی اللہ عنہ آف مالیر کوٹلہ کے صاحبزادے تھے۔ ۹ جنوری بروز جمعۃ المبارک ۲½ بجے صبح کے قریب ان کی نعش لاہور سے بذریعہ ایمبولنس کار ربوہ لائی گئی۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھانے سے قبل مسجد مبارک کے باہر نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد میں نعش کو ربوہ کے عام قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم نے تین لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے چھوٹے بچے کی عمر چھ ماہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

سورۂ فاتحہ اسلام کی بہترین دعاؤں میں سے ایک دُعا ہے

اگر ہم پورے اخلاص کے ساتھ اسے پڑھتے رہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام دیگر ادیان پر کھلا کھلا غلبہ عطا کرے گا

خُدا تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی دُعا مانگنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کے حصول کیلئے کوشش بھی کرنی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۵ دسمبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

سورۃ فاتحہ اسلام کی

بہترین دعاؤں میں سے ایک دُعا

ہے جس کی قرآن کریم میں خاص طور پر تعریف آئی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک نام سبعاً من المثانی بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی سات آیتیں ہیں۔ جو بار بار دوہرائی جاتی ہیں۔ مثانی کے معنے اعلیٰ کے بھی ہوتے ہیں۔ اور مثانی کے معنے وادی کے موڑ کے بھی ہوتے ہیں۔ گویا یہ سورۃ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف موڑ کر لے جانے والی ہے۔ اور پھر بار بار دوہرائی بھی جاتی ہے۔ چنانچہ تہجد کو ملا کر روزانہ چھ نمازوں میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر نوافل کو شامل نہ کیا جائے تو صرف ظہر کی نماز میں ۸ بار سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ دو سنتیں پہلے پڑھی جاتی ہیں پھر چار فرض پڑھے جاتے ہیں۔ اور پھر دو سنتیں پڑھی جاتی ہیں گو فرض نماز سے پہلے چار سنتیں بھی پڑھ لی جاتی ہیں۔ لیکن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیشہ دو سنتیں ہی پڑھا کرتے تھے۔ پس آٹھ رکعتیں ظہر کی ہوئیں۔ اس کے بعد عصر کی چار رکعتیں ہیں۔ مغرب کی پانچ رکعتیں ہیں۔ عشاء کی چھ رکعتیں اور تین وتر ہیں اور آٹھ رکعتیں نماز تہجد کی ہیں۔ یہ کل ۳۴ رکعات بنتی ہیں جن میں سورۂ فاتحہ روزانہ پڑھی جاتی ہے۔ گویا اس سورۃ کی عظمت اس بات سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمان اسے روزانہ ۳۴ بار پڑھتا ہے۔ اس سورۃ کی پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین میں ہمیں

یہ سبق دیا گیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ ہی کامل اور ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے۔ وہ کیوں کامل اور ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے اس لئے کہ وہ رب العالمین ہے یعنی سارے جہانوں کا رب ہے۔ اگر وہ صرف مسلمانوں کا رب ہو۔ تو ایک عیسائی اس کی کیوں تعریف کرے گا۔ ایک یہودی اس کی کیوں تعریف کرے گا۔ ایک ہندو اور سکھ اس کی کیوں تعریف کرے گا۔ خدا تعالیٰ کامل اور ہر قسم کی تعریفوں کا اسی صورت میں مستحق ہوگا جب وہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، یہودی، بدھ، بہائی اور دوسرے سب مذاہب کے لوگوں پر احسان کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

کلا نمد هؤلاء وهؤلاء من عطاء ربك وما كان عطاء ربك محظوراً

(بنی اسرائیل $\frac{2}{21}$) یعنے ہم کسی خاص فریق کی مدد نہیں کرتے۔ بلکہ دنیا میں جتنے مذاہب اور اقوام ہیں۔ ان سب کی مدد کرتے ہیں اور

خُدا تعالیٰ کی مدد

کسی صورت میں بند رو کی نہیں جاتی۔ چنانچہ کون شخص ہے جو خدا تعالیٰ کی مدد کو روک سکے۔ ایک مسلمان باوجود اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ یہ دعا کرے۔ کہ اے اللہ تو ہندوؤں کی مدد نہ کر۔ اور اگر وہ کہے بھی تو خدا تعالیٰ اس کی کیوں سنے گا۔ وہ عیسائیوں کو بھی رزق دیتا ہے۔ وہ ہندوؤں کو بھی رزق دیتا ہے وہ سکھوں کو بھی رزق دیتا ہے۔ بلکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں یعنی مکہ اور خیبر کے رہنے والوں کو بھی رزق دیا کرتا تھا۔ مدینہ کے یہودی بھی آپ کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ ان کی بھی دنیوی مدد کرتا تھا۔ اور اس امر کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ وہ یہی سمجھتا تھا کہ یہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ لیکن میرے بندے ہیں اگر میں ان کی مدد نہ کروں۔ تو میں رب العالمین نہیں ہو سکتا۔ غرض خدا تعالیٰ ہر ایک کی مدد کرتا رہا ہے۔ کرتا ہے اور قیامت تک کرتا رہے گا۔ کیونکہ وہ رب العالمین تھا۔

رب العالمین ہے

اور قیامت تک رب العالمین رہے گا۔ اور جب وہ قیامت تک رب العالمین رہے گا۔ تو قیامت تک جتنے بھی فرقے نکلیں گے۔ وہ ان کی مدد کرے گا۔ بلکہ وہ بندوں کے مرنے کے بعد بھی رب العالمین رہے گا۔ کیونکہ وہ

موت کے بعد بھی

مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں میں سے جو نیک لوگ ہوں گے۔ ان کو جنت میں لے جائے گا۔ اور ان کی ربوبیت کرے گا پھر فرماتا ہے الرحمٰن الرحیم۔ خدا تعالیٰ ساری تعریفوں کا کیوں مستحق ہے۔ اس لئے کہ وہ رحمٰن ہے۔ رحمٰن کے معنی ہیں ایسی وسیع مدد کرنے والا جس میں کسی فرقہ بندی کا خیال تک نہ ہو۔ گو یہ لفظ بھی رب العالمین کی تشریح کرتا ہے لیکن

الرحیم کا لفظ

بتاتا ہے۔ کہ یہ مدد ہمیشہ جاری رہے گی۔ کیونکہ رحیم میں لمبائی پائی جاتی ہے اور رحمٰن میں چوڑائی پائی جاتی ہے۔ گویا رحمٰن سبحان ربی العظیم کا قائم مقام ہے اور رحیم سبحان ربی الاعلیٰ کا قائم مقام ہے۔ یعنی رحیمیت اگلے جہان تک بھی ممتد ہے۔ پھر فرماتا ہے مالک یوم الدین۔ یعنی انجام خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ تاکہ انسان کسی دوسرے پر ناجائز سختی نہ کرے اگر

انجام بندہ کے ہاتھ میں

ہوتا۔ تو وہ دشمن کو مار ہی ڈالتا۔ اور اس پر بالکل رحم نہ کرتا۔ چنانچہ دیکھ لو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا۔ کہ اپنے دشمنوں کو معاف کر دو۔ اگر اس وقت انسانوں کی بات مانی جاتی۔ تو صحابہ کہتے سب مکہ والوں کو قتل

کردو۔ مگر خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ ہم نے تم کو سخت دل نہیں بنایا۔ تم انہیں لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کردو۔ جنگ حنین میں جو مال غنیمت ہاتھ آیا۔ وہ آپ نے مکہ والوں میں تقسیم کردیا۔ اس پر ایک منافق نے کہا۔ کہ آپ نے تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ اگر اجازت ہو تو اس کا سر کاٹ دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے علاوہ دنیا کا بھی تو خیال کرو۔ اگر میں نے اس کو قتل کرادیا۔ تو لوگ کہیں گے یہ اچھا رسول ہے۔ جو اپنے ساتھیوں کو مارتا پھرتا ہے غرض اگر انجام لوگوں کے اختیار میں ہوتا تو وہ اپنے مخالفین کو مار ڈالتے۔

حضرت ابوبکرؓ کا ایک بیٹا

بعد میں مسلمان ہوا تھا۔ ابتدا میں وہ مسلمانوں کے خلاف لڑتا رہا۔ جنگ بدر میں وہ کفار کی طرف سے جنگ میں شامل ہوا تھا۔ اس نے ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ ایک دفعہ لڑائی کرتے کرتے میرے پاس سے گزرتے تھے۔ اس وقت میں ایک پتھر کی اوٹ میں تھا۔ اگر میں چاہتا تو آپ کو مار سکتا تھا۔ لیکن مجھے خیال آیا۔ کہ اپنے باپ پر وار نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ تیری قسمت اچھی تھی۔ کہ تو مجھے دکھائی نہ دیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا۔ تو میں نے تجھے ضرور مار ڈالنا تھا کیونکہ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والا کبھی پسند نہیں آیا۔ تو دیکھو حضرت ابوبکرؓ جو

نہایت رحیم و کریم انسان تھے

انہوں نے بھی اپنے بیٹے کے متعلق کسی رحم کے جذبہ کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا کہ اگر میں تجھے دیکھ لیتا۔ تو ضرور قتل کردیتا۔ پس اگر مسلمانوں پر چھوڑا جاتا۔ تو وہ مکہ والوں کو کبھی زندہ نہ رہنے دیتے۔ لیکن رب العالمین الرحمان و رحیم خدا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو حکم دیا۔ کہ ان لوگوں کو زندہ رکھو۔ اس وقت یہ بات مسلمانوں کو بھول گئی چنانچہ حضرت خالدؓ بن ولید جس دروازہ سے مکہ میں داخل ہوئے۔ اس طرف بعض مشرک ان کے سامنے آگئے۔ اور آپ نے انہیں قتل کردیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے سخت برا منایا۔ اور فرمایا میں نے تو حکم دیا تھا۔ کہ شہر میں گھستے ہوئے کسی کو قتل نہیں کرنا خالد بن ولید نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ لوگ ہمارا راستہ روک کر کھڑے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کس نے حکم دیا تھا۔ کہ رستہ روکنے والوں کو مار ڈالو۔ جب میں نے حکم دیا تھا کہ کسی کو نہیں مارنا۔ تو تم نے انہیں کیوں مارا۔ پھر آخری فیصلہ جب خدا تعالیٰ نے آپ سے کرایا۔ تو یہی کرایا کہ

لاتثریب علیکم الیوم

یعنی تمہیں کوئی سزا نہیں ملے گی۔ جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا ہے۔ ابوسفیان جس نے ساری عمر آپ کی مخالفت کی۔ اس کی بیٹی حضرت ام حبیبہؓ سے آپ نے شادی کرلی تھی۔ ایک دفعہ آپ گھر پر تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت ام حبیبہؓ نے اپنے چھوٹے بھائی معاویہؓ کا سر اپنی ران پر رکھا ہوا ہے۔ اور ان سے پیار کر رہی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر وہ شرما گئیں۔ اور خیال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں برا نہ منائیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معاویہؓ تمہیں پیارا لگتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ میں بھی اس سے پیار کرتا ہوں۔ حالانکہ وہ آپ کے شدید ترین دشمن ابوسفیان کا بیٹا تھا جس نے

اُحد کے موقعہ پر

آپ کو زخمی کرایا تھا۔ خود کا کیل آپ کے سر میں گڑ گیا تھا۔ اور آپ کے بعض دانت بھی ٹوٹ گئے تھے۔ پھر ابوجہل آپ کا کتنا شدید دشمن تھا۔ ابوجہل کے خلاف مسلمانوں میں اس قدر جوش تھا کہ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف فرماتے ہیں۔ کہ جنگ بدر کے موقعہ پر دو پندرہ پندرہ سالہ انصاری لڑکے میرے دائیں بائیں کھڑے تھے۔ میں لڑائی کے متعلق سوچ ہی رہا تھا۔ کہ ایک لڑکے نے مجھے کہنی ماری۔ اور کہا چچا مجھے بتاؤ ابوجہل کون ہے۔ میں نے سنا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا دکھ دیا کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ آج اسے قتل کروں۔

حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف

فرماتے ہیں۔ میں نے ابھی اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ کہ مجھے دوسرے لڑکے نے کہنی ماری۔ اور کہا۔ چچا ابوجہل کون ہے میں نے سنا ہے۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دکھ دیا کرتا تھا آج میں اسے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف فرماتے ہیں۔ یہ دونو لڑکے پندرہ پندرہ سال کے تھے اور میں بڑا تجربہ کار جرنیل تھا۔ لیکن میرے وہم میں بھی نہیں آتا تھا کہ میں ابوجہل کو قتل کروں گا۔ میں نے انگلی سے اشارہ کیا اور کہا۔ وہ ابوجہل ہے۔ جس کے سامنے دو جرنیل ننگی تلواروں سے پہرہ دے رہے ہیں۔ میرا اشارہ کرنے کی دیر تھی۔ کہ وہ دونو لڑکے باز کی طرح جھپٹا مار کر گئے۔ اور ابوجہل تک جا پہنچے ابوجہل کے آگے دو جرنیل تھے۔ جن میں سے ایک اس کا اپنا بیٹا عکرمہؓ تھا انہوں نے ان لڑکوں پر حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے ایک لڑکے کا بازو کٹ کر جسم کے ساتھ لٹک گیا۔ اس پر اس لڑکے نے کٹے ہوئے بازو پر گھٹنا رکھ کر زور سے اسے جھٹکا دے کر جسم سے علیحدہ کردیا۔ اور خود

ابوجہل پر جا کودا

اور اسے زخمی کرکے نیچے گرادیا۔ تو دیکھو مسلمانوں میں ابوجہل کے متعلق کتنا جوش تھا۔ مگر رب العالمین خدا کا یہ حال تھا۔ کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھایا کہ آپ کے لئے جنت سے انگوروں کا ایک خوشہ آیا ہے۔ اس کے بعد ایک اور خوشہ لایا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ خوشہ کس کے لئے ہے۔ فرشتہ نے کہا۔ ابوجہل کے لئے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں یہ سن کر کانپ گیا۔ کہ کیا خدا تعالیٰ کا رسول بھی جنت میں جائے گا۔ اور اس کا شدید ترین دشمن ابوجہل بھی جنت میں جائے گا۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ لیکن جب عکرمہؓ مسلمان ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ اب میں سمجھا کہ اس

خواب کی یہی تعبیر تھی

گویا اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو ابوجہل کو سزا دی۔ اور دوسری طرف اس پر یہ احسان کیا۔ کہ اس کے بیٹے عکرمہؓ کو مسلمان بنادیا۔ جس نے اسلام کی خاطر بڑی بھاری قربانیاں کیں۔ اس کی قربانیوں کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوچکے تھے لیکن وہ مسلمانوں میں بہت مقبول اور محترم و معزز ہوا اور روم کے مقابلہ میں ایک جنگ میں اس نے ایسا نمونہ دکھایا۔ کہ وہ دوسرے صحابہ کو پانی پلانے کی خاطر خود پیاسا مرگیا۔ تو دیکھو۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے خواب بھی خدا تعالیٰ ہی دکھاتا ہے۔ انسان خود بخود تو نہیں دیکھ سکتا

مجھے یاد ہے

لالہ شرمپت رائے ایک آریہ تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے دوستوں میں سے تھے۔ انہیں ایک زخم آگیا۔ قادیان میں ایک نومسلم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب تھے۔ جو علاج معالجہ کرتے تھے۔ لالہ شرمپت بھی انہی سے علاج کرواتے رہے۔ جسکی وجہ سے انہیں افاقہ بھی ہوا۔ مگر بعد میں انہوں نے علاج کرانا ترک کردیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب کو خدا تعالیٰ نے خواب دکھائی۔ کہ لالہ شرمپت کے پاس فیس کے لئے روپیہ نہیں۔ اس لئے وہ آتے ہوئے شرماتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے لالہ شرمپت کو بلایا۔ اور کہا۔ آپ مجھ سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ میں آپ سے کوئی فیس نہیں لوں گا۔ چنانچہ انہوں نے پھر علاج کرانا شروع کردیا۔ اور اسکے نتیجہ میں وہ زخم بالکل درست ہوگیا تو دیکھو یہ خواب خدا تعالیٰ نے ہی دکھائی تھی۔

لالہ شرمپت آریہ تھا

لیکن رب العالمین خدا کے نزدیک ایک آریہ بھی ویسا ہی اس کا بندہ ہے۔ جیسے ایک مسلمان۔ اس نے خواب میں ڈاکٹر عبداللہ کو بتادیا۔ کہ لالہ شرمپت سے فیس نہ لینا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھیوں کو تنگ کرنے کیلئے مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین نے مسجد مبارک کے دروازہ کے سامنے دیوار کھنچوائی۔ تو عدالت میں کئی سال تک مقدمہ چلتا رہا۔ آخر اس مقدمہ کا فیصلہ ہوا۔ اور مقدمہ کے اخراجات جو چار پانچ سو روپیہ کے قریب تھے۔ مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین وغیرہ پر ڈالے گئے۔ جب ان کے خلاف جج نے ڈگری دی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور میں تھے آپ کو

رؤیا میں دکھایا گیا

کہ مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین مالی لحاظ سے بہت تنگ حالت میں ہیں آپ نے فوراً ایک آدمی گورداسپور سے قادیان بھجوایا۔ اور ان سے کہا کہ میں تم سے روپیہ نہیں لوں گا۔ اب

دیکھو یہ سب کچھ رب العالمین خدا نے ہی کیا تھا۔ ان لوگوں نے ساری عمر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظلم کئے۔ اور ان میں سے ایک تو اتنا کٹر دہریہ تھا کہ

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے

کہ ایک دفعہ مرزا امام الدین کے پیٹ میں درد ہوئی۔ تو انہوں نے مجھے بلوایا۔ مَیں جب گیا۔ تو وہ کمرے میں لوٹ پوٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ ہائے اماں۔ ہائے اماں میں نے کہا۔ مرزا صاحب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک آپ اماں اماں ہی کہتے ہیں۔ خدا کو نہیں پکارتے۔ کہنے لگا ماں کو تو میں نے دیکھا ہے۔ اور اس کی مہربانیوں کو بھی دیکھا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو میں نے نہیں دیکھا۔ پھر اس نے کہا۔ مولوی صاحب میں بچپن سے ہی بڑا سلیم الفطرت تھا جب مسلمان لوگ مسجد میں جاتے۔ اور چوتڑ اوپر کر کے اور سر نیچے کر کے سجدہ کرتے۔ تو میں ان پر ہنسا کرتا تھا۔ کہ یہ کیسے بیوقوف لوگ ہیں۔ کہ اتنی عمر کے ہو کر بھی ایسے خدا کے سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔ جو انہیں نظر نہیں آ رہا غرض ان لوگوں کی یہ حالت تھی۔ مگر رب العالمین خدا نے ان کا بھی خیال رکھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھایا۔ کہ ان کی حالت خراب ہے۔ انہیں معاف کر دو تو

ہمارا خدا رب العالمین خدا ہی

وہ ہر ایک کے لئے اپنی ربوبیت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ پرانے زمانہ میں بھی وہ رب العالمین تھا۔ اور اس زمانہ میں بھی وہ رب العالمین ہے۔ اور آئندہ زمانہ میں بھی وہ رب العالمین رہے گا۔ پرانے زمانہ میں ایک بزرگ تھے بغداد کا بادشاہ کہیں سفر پر گیا ہوا تھا وہاں سے اس نے ایک ہرکارا بھجوایا۔ کہ انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ وہ بیچارے بہت گھبرائے اور اسی وقت خچر یا گھوڑے پر سوار ہو کر بادشاہ کی ملاقات کے لئے روانہ ہو گئے شہر سے کچھ دور گئے۔ تو بارش آ گئی۔ ارد گرد کوئی مکان نہیں تھا۔ اچانک انہیں ایک جھونپڑی نظر آئی۔ وہ اس کی طرف چل پڑے اور وہاں پہنچ کر مکین سے اجازت لے کر اندر چلے گئے۔ جھونپڑی کے مالک نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں۔ اس بزرگ نے جواب دیا کہ میں فلاں ہوں۔ اس شخص نے دریافت کیا۔ کہ آپ اس وقت کدھر جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس اس طرح

بادشاہ کی طرف سے پیغام

آیا ہے اور میں اس کی ملاقات کے لئے جا رہا ہوں۔ ویسے میں نے کوئی قصور نہیں کیا

جھونپڑی کا مالک ایک اپاہج تھا۔ اور چل پھر نہیں سکتا تھا۔ وہ اس بزرگ کا جواب سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ آپ بیشک واپس تشریف لے جائیے۔ آپ کو خدا تعالیٰ بغداد سے یہاں صرف میرے لئے لایا ہے میں کئی سال سے دعا کر رہا تھا۔ کہ اے خدا میں تو اپاہج ہوں۔ اور بغداد جا کر اس بزرگ کی زیارت نہیں کر سکتا۔ تو مجھے ان کی یہیں زیارت کرا دے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے میری دعا سن لی۔ اور میری اس

دُعا کے نتیجہ میں

ہی وہ آپ کو یہاں لے آیا۔ چنانچہ واقعہ میں ایسا ہی ہوا۔ کچھ دیر کے بعد بادشاہ کا ایک دوسرا ہرکارہ آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ نام میں غلطی ہو گئی ہے۔ بادشاہ نے کسی اور شخص کو طلب کیا تھا۔ مگر غلطی سے آپ کے نام پیغام بھیج دیا گیا۔ آپ بے شک تشریف نہ لائیں تو دیکھو ہمارا خدا رب العالمین ہے۔ اس نے اس اپاہج کے لئے بھی اس بزرگ کی زیارت کا سامان کر دیا۔ اور اس بزرگ کو اس کے پاس لے گیا۔ پھر اس کے بعد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ساری تعریفوں کا اس لئے مستحق ہے کہ وہ مالک یوم الدین بھی ہے اور

اسکی تعریف کی یہ علامت ہے

کہ جب مومن اس کے عظیم الشان احسانات دیکھتا ہے۔ تو بے اختیار کہہ اٹھتا ہے ایاکَ نعبد و ایاکَ نستعین۔ یعنی اے خدا تیرے اتنے بڑے احسانوں کے ہوتے ہوئے میں کسی اور کی عبادت نہیں کر سکتا۔ اس کو یہ بات نظر آ جاتی ہے کہ اس احسان کرنے والے خدا کو چھوڑ کر میں بتوں کے سامنے کیوں جھکوں۔ انہوں نے مجھ پر کونسا احسان کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے تو مجھ پر بے شمار احسانات ہیں۔ میرے بیوی بچوں پر احسانات ہیں میرے ہمسایوں پر احسانات ہیں۔ بلکہ میرے دشمنوں پر بھی اس کے احسانات ہیں۔ وہ مجھے اور میرے عزیزوں کو بھی رزق دیتا ہے۔ میرے دشمنوں کو بھی رزق دیتا ہے اس لئے وہ اس قابل ہے۔ کہ میں اسی کے آگے جھکوں۔ چنانچہ وہ بے اختیار ہو کر کہہ اٹھتا ہے۔ ایاکَ نعبد و ایاکَ نستعین۔ یعنی اے خدا جب تو مجھے بن مانگے دے رہا ہے۔ تو میں کسی اور سے کیوں مانگوں۔ میں تجھ سے ہی مانگوں گا۔ دوسرا کوئی میری ضرورت کو کیا پورا کریگا۔ وہ تو مانگوں بھی تو کچھ نہیں دے سکتا اور تو مجھے بن مانگے دے رہا ہے۔ اور پھر مجھے ہی نہیں دے رہا۔ بلکہ ان کو بھی دے رہا ہے۔ جو تیرے نبیوں کے دشمن ہیں۔ اور تجھ کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے دیکھو اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان عطا فرمائی ہے۔ جس سے وہ اسے گالیاں بھی دے لیتا ہے مگر وہ اس قانون کو کہ زبان کڑوے کو کڑوا اور میٹھے کو میٹھا چکھے۔ کبھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالےٰ نے ایک طرف تو انسان کو اپنے قانون کا ایسا پابند بنایا ہے کہ وہ اسکے خلاف نہیں کر سکتا۔ اور دوسری طرف اُسے ایسا با اختیار بنایا ہے کہ وہ چاہے تو اسی زبان کے ساتھ خدا تعالےٰ کو بھی گالیاں دے لے۔ یا چاہے تو اس کی تسبیح و تحمید کرے۔ پھر وہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم اے خدا تو مجھے صراط مستقیم دکھا دے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے صراط مستقیم مانگتے ہیں وہ صراط مستقیم کیلئے کوئی کوشش بھی کرتے ہیں یا نہیں۔

یہ کتنے ظلم کی بات ہے

کہ ہم خدا تعالےٰ سے صراط مستقیم تو مانگتے ہیں لیکن صراط مستقیم کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ یہ تو منافقت کی علامت ہے کہ ہم ۴۳ دفعہ خدا تعالےٰ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں صراط مستقیم دکھا لیکن

ہمارا طریق یہ ہے

کہ اگر ہمارا کوئی دوست ذرا سی بات بھی خدا اور اس کے رسولؐ کے خلاف ہمارے کان میں ڈالے تو ہم اسے تسلیم کر لیتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ ہم روزانہ نماز میں کھڑے ہو کر تیس سے زیادہ دفعہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور کہتے تو یہ ہیں کہ اے اللہ تو ہمیں صراطِ مستقیم بخش لیکن عملاً ہم ٹیڑھا رستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ہم خالی رستہ بھی نہیں مانگتے بلکہ کہتے ہیں صراط الذین انعمت علیھم ہمیں نبیوں والی صراط مستقیم دکھا۔ یعنی مانگتے تو یہ ہیں کہ ہمیں وہ طریق بتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا۔ وہ رستہ بتا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اختیار کیا۔ وہ رستہ بتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ جو حضرت زکریا علیہ السلام کا تھا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تھا۔ جو حضرت حزقیل علیہ السلام کا تھا۔ جو حضرت یرمیاہ علیہ السلام کا تھا۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کا تھا۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کا تھا۔ گویا ہم کوئی چھوٹی بات نہیں مانگتے بلکہ

سارے نبیوں کے کمالات

مانگتے ہیں۔ لیکن خود ایک منافق جتنا کام بھی نہیں کرتے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم اپنے مُنہ سے اپنے جھوٹا ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اور جب ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود اقرار کرتے ہیں تو ہماری دعا کیوں قبول ہو۔ پھر انسان کہتا ہے کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ کہ الٰہی ہمیں یہودیوں جیسا نہ بنائیو۔ ہمیں عیسائیوں جیسا نہ بنائیو۔ بلکہ ہمیشہ ان لوگوں میں شامل رکھیو جو تیری رضا حاصل کر چکے ہیں۔ اگر ہم اخلاص سے یہ دعا مانگیں تو یقیناً ہمیں خدا تعالےٰ قیامت تک عیسائیوں اور یہودیوں کے نقش قدم پر چلنے سے بچائے گا اور اسلام کی فتح کے نقارے دُنیا میں بجنے لگ جائیں گے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اب احمدیوں کے ہاتھ سے کوئی اِکا دُکا مسلمان ہوتا ہے اور غیر احمدی اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ مگر

سوال یہ ہے

کہ اس سے اسلام کا غلبہ نہیں ہوتا۔ غلبہ کے تو یہ معنے ہیں کہ اسلام اتنا پھیل جائے کہ دوسرے تمام مذاہب دب جائیں۔ لیکن ابھی وہ بات پیدا نہیں ہوئی۔ اور یہ نقص صرف اس لئے ہے کہ ہم سورہ فاتحہ پورے اخلاص سے نہیں پڑھتے۔ اگر ہم سورۃ فاتحہ پورے اخلاص سے پڑھیں تو یقیناً اللہ تعالےٰ اسلام کو ایسا غلبہ عطا کر دے گا کہ دوسرے ادیان اس کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہو جائیں گے اور جس طرح

خدا تعالیٰ کی بادشاہت

آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر بھی اس کی بادشاہت آ جائے گی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نشانات کے لحاظ سے ہمارے لئے زمین پر بھی خدا تعالےٰ کی بادشاہت ہے۔ مگر ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ ظاہری بادشاہت بھی خدا تعالےٰ کی ہو۔ اور ظاہری بادشاہت اسی وقت نظر آ سکتی ہے جب روس بھی مسلمان ہو جائے، امریکہ بھی مسلمان ہو جائے۔ برطانیہ بھی مسلمان ہو جائے۔ جرمنی بھی مسلمان ہو جائے۔ ہندوستان بھی مسلمان ہو جائے۔ اور اس طرح ظاہری اور باطنی دونو بادشاہتیں مل کر کفر کو دُنیا سے مٹا ڈالیں +

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں برٹش پارلیمنٹ کے چار ممتاز ممبران کی آمد

سیرالیون احمدیہ مشن کی طرف سے خوش آمدید اور دعوت اسلام

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مشن۔ بتوسط وکالت تبشیر)

حال ہی میں برٹش پارلیمنٹ کے چار ممتاز ممبران پر مشتمل ایک خاص ڈیلیگیشن سیرالیون کے سیاسی اور عام ملکی حالات معلوم کرنے کے لئے یہاں آیا اور فری ٹاؤن میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد سیرالیون پروٹیکٹوریٹ کے دار الحکومت بو میں بھی دو روز کے لئے آئے۔ ممبران میں سے دو لیبر پارٹی کے اور دو برطانیہ کی برسر اقتدار کنزرویٹو پارٹی کے نمائندے تھے۔ ڈیلیگیشن کے لیڈر مسٹر این۔ اے پانیل PANNELL کنزرویٹو پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

گورنمنٹ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق بو شہر کے دیگر اداروں کا معائنہ کرنے کے علاوہ یہاں کے آٹھ مذہبی مشنوں میں سے تین یعنی احمدیہ مشن۔ کیتھولک مشن۔ اور میتھوڈسٹ مشن کو دیکھنا بھی ان کے پروگرام میں داخل تھا۔ چنانچہ مورخہ ۱۹ دسمبر کو بعد دوپہر وہ سب سے پہلے ہماری لائبریری اور ریڈنگ روم دیکھنے کے لئے آئے۔ جہاں خاکسار اور مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی اور مکرم ملک غلام نبی صاحب ان کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ ضلع بو کے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔ لائبریری وغیرہ دکھانے کے بعد انہیں مشن کی طرف سے خوش آمدید ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے ساتھ ہی اسلامی لٹریچر اور مشن کے ماہوار اخبار افریقن کریسنٹ کی ایک ایک کاپی بھی پیش کی گئی۔ جس پر انہوں نے شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔ اور یکے بعد دیگرے سب نے لائبریری کی Visitors Book میں مختصر خوش کن ریمارکس دیئے۔ اس کے بعد انہوں نے احمدیہ مشنز اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق چند سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ نیز مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی سے نائیجیریا کے مسلمانوں اور وہاں پر احمدیہ مشن کے حالات معلوم کئے اور سلسلہ احمدیہ کے موجودہ نظام اور جماعت کے امام کے بارے میں معلومات حاصل کیں کہ ان کی پوزیشن کیا ہے اور جماعت پر کس طرح کنٹرول کرتے ہیں۔ چنانچہ جملہ سوالات کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

بعدہٗ انہیں مرکزی مشن ہاؤس میں لے جایا گیا۔ جہاں وہ ہمارا سکول وغیرہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور یہ معلوم کر کے خوش ہوئے کہ ہم مذہب اور عربی زبان کے علاوہ اپنے سکولوں میں سارے دنیوی مضامین گورنمنٹ کے مقرر کردہ کورس کے مطابق پڑھاتے ہیں اور ہمارے سب سکول گورنمنٹ سے گرانٹ حاصل کرتے ہیں۔ رخصت ہونے سے قبل پریس فوٹو گرافرز نے ہمارے ہمراہ ان کے چند ایک فوٹو لئے جس کے بعد وہ رخصت ہو گئے۔

ویلکم ایڈریس میں انہیں خوش آمدید کہنے کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور پیشگوئیوں کا مختصر ذکر اور مرکز ربوہ کی قیادت میں دنیا بھر کے احمدیہ مشنوں کی طرف سے تبلیغ اسلام اور تعلیمی مساعی کا بھی ذکر کیا گیا۔

نیز انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی کہ جماعت احمدیہ کو نہایت غیر معقول عذرات کی بنا پر اور بلا وجہ گامبیا میں مشن کھولنے اور احمدیہ مبلغین کے گامبیا میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ حالانکہ وہاں سینکڑوں عیسائی پادری کھلے بندوں گامبیا کی مسلمان اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے اور سارے ملک کو عیسائی بنانے میں دن رات مشغول ہیں۔

بالآخر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سیرالیون بلکہ تمام دنیا میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خاص دعا فرمائیں اور مبلغین احمدیت کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اشاعت فواحش اور غیبت

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں اشاعت فواحش کرنے والوں کے لئے عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ کا وعید مذکور ہے۔ (سورۃ نور رکوع ۲) اور غیبت کرنے والے کے متعلق حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ غیبت کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوتی اس فرمان نبوی سے غیبت کی قباحت ظاہر ہے۔ مگر باوجود اس کے اشاعت فواحش کرنے والوں اور غیبت کرنے والوں سے دنیا بھری ہوئی ہے کسی مجلس میں چلے جاؤ۔ یہ چیز عام ہے۔

درحقیقت بعض باتوں کا ارتکاب انسان اس لئے کرتا ہے کہ اُسے مسئلہ معلوم نہیں ہوتا یا مسئلہ تو معلوم ہوتا ہے مگر اس کی اہمیت نہیں سمجھتا اس لئے اس جرم کا ارتکاب کرتا رہتا ہے اور کبھی خیال بھی نہیں کرتا کہ میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہوں۔ مثلاً ایک شخص زنا، رشوت اور بددیانتی وغیرہ کو خطرناک جرائم قرار دیتا ہے اور ایسے لوگوں کا ذکر کر کے کہتا ہے کہ یہ تو ایسا قبیح امر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ...... کہ زنا سخت بربادی کا موجب ہے اور تباہی لاتا ہے۔ اور رشوت لینے والے کا ذکر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے راشی اور مرتشی پر لعنت کی ہے اور ایسا شخص خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بددیانتی کرنے والے لوگوں کا ذکر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ایسے لوگ خدا کی ولی اور لعنت کے نیچے ہیں اور خدا کی گرفت میں ہیں۔ مگر اس کے بالمقابل اشاعت فواحش اور غیبت کو ادنیٰ فعل قرار دیا جاتا ہے حالانکہ ان کبائر جرائم کا مرتکب نتیجہ کے لحاظ سے اتنا خطرناک فعل نہیں کرتا جتنا کہ اشاعت فواحش اور غیبت کرنے والا شخص گناہ میں حصہ لیتا ہے۔ کیونکہ ایک شخص جو زنا کرتا ہے یا رشوت لیتا ہے یا بددیانتی کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ جرائم فرد واحد کی حیثیت سے اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ مگر جو شخص مجالس میں بیٹھ کر اشاعت فواحش اور غیبت کا ارتکاب کرتا ہے وہ ان جرائم کو سوسائٹی میں ہلکا کر کے دکھاتا ہے۔ اور قوم کو گناہوں پر جرأت دلاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کا جرم نہایت درجہ خطرناک ہے۔ اشاعت فواحش کی سزا جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے قرآن کریم میں دنیا و آخرۃ میں عذاب الیم ہے۔ اور غیبت کی قباحت بیان کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صاحب الزنا یتوب وصاحب الغیبۃ لیس لہ توبۃ (مشکوٰۃ ۴۱۵) کہ زانی کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ مگر غیبت والے کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔

اس بیان سے واضح ہے کہ جو لوگ اپنی مجالس کو اشاعت فواحش اور غیبت سے پاک نہیں کرتے۔ وہ کتنے خطرناک مقام کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ ان مسائل سے واقفیت حاصل کریں اور اپنی مجالس کو پاک بنائیں اور خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں۔

انصار اللہ سے

معزز بزرگو! آپ اللہ تعالیٰ کے انصار ہیں اور اس کا نام بلند کرنا آپ کا نصب العین ہے۔

الفضل ایسے خالص دینی اخبار کی توسیع اشاعت بھی اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اپنے حلقہ احباب میں اس کی کوشش فرمائیں (مینیجر الفضل)

ہائے درخواست دعا

میرا پوتا ناصر احمد ابن شیخ محمد عمر عموماً بیمار رہتا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ کے ساتھ دراز عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے آمین (چوہدری) سلطان محمد بولے دی جھگی۔ رانپور

(۲) میری چھوٹی بہن شمیم اختر عمر چار سال کو چار روز قبل سائیکل کے ایک حادثہ میں شدید چوٹ آئی ہے اور دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ عزیزہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد کامل صحت عطا کرے اور شکستہ ہڈی اس کے فضل سے اس طرح مربوط ہو کہ ٹانگ میں کوئی نقص واقع نہ ہو۔ آمین ثم آمین محمد طفیل عابد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

حصہ آمد کے بقایادار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایادار ہیں اُن میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کر رکھی ہیں اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے۔ تا کہ بقایا بڑھنے نہ پائے۔ بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے۔ بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو تدریج ہلکا کر کے اپنی گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں۔ یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں اور نہ ماہوار حصہ آمد۔ اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر سہ قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اوّل تو انہوں نے برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی۔ اور پھر غفلت سے بقایادار بنے۔ مزید برآں اس بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اسے پورا کرنے کی کوشش نہ کی۔ اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے۔ اس کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایادار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست بقایادار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفۃ وقت ان کے ذمہ کے بقایا کو معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایادار نہیں ہیں۔ جو انجمن نے یا خلیفہ وقت نے مقرر کئے تھے۔ بلکہ وہ اس چندہ کے بقایادار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت کے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایادار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بے باق کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

محترم ملک محمود خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

(از محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پشاور ڈویژن)

حضرت ملک محمود خان صاحب رضی اللہ عنہ رئیس معیار ضلع مردان نے ایک رؤیا کی بناء پر دسمبر ۱۹۰۱ء میں بیعت کی تھی۔ خود وہ اور ان کا خادم موسیٰ خان قادیان دارالامان میں حضرت احمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ موسیٰ خان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہ ملی (دیکھو اخبار الحکم مؤرخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۲ء)

ملک صاحب مرحوم ایک تعلیم یافتہ، خوش مزاج، خاموش طبع، کم گو اور کریم النفس انسان تھے۔ احمدیت کے واسطے بڑے غیور تھے۔ اپنی قریہ معیار میں تنہا احمدی تھے۔ آپ صاحب جائداد کثیر تھے۔ تین لڑکیاں تھیں۔ ایک لڑکا محمد افضل خان تھا جو ۱۹۱۵ء میں قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بغرض تعلیم داخل ہوا تھا مگر وہاں تعلیم جاری نہ رکھ سکا اور جوانی میں ہی فوت ہو گیا۔ ملک صاحب کی نرینہ اولاد نہ رہی۔ پہلی بیوی فوت ہو گئی تو دوسری شادی موضع بازید خیل متصل

صدران جماعت و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش

ایسے احباب جن کی وصیت بوجہ بقایا وغیرہ منسوخ ہو گئی ہو ان کے متعلق مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص وصیت منسوخ ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اپنی وصیت بحال نہ کرائے یا ندامت کا اظہار کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لے تو اس سے نادہندوں جیسا سلوک کیا جائے۔ کیونکہ وصیت منسوخ ہونے کے بعد چندہ قبول کرنے کی غرض تو یہ تھی کہ انہیں اپنی کوتاہی کا احساس پیدا ہو۔ نہ کہ وصیت منسوخ ہونے کی بناء پر آئندہ ہمیشہ کے لئے چندہ ادا کرنے سے فراغت مل جائے اور وہ احمدی بھی کہلاتے رہیں اور نظام سلسلہ میں خرابی کا موجب بنتے رہیں۔ لہٰذا مقامی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے افراد کو توجہ دلائیں کہ یا تو وہ وصیت بحال کرائیں یا چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ اگر کوئی شخص مقامی عہدہ داران کی مخلصانہ کوششوں کے باوجود بھی مائل بہ اصلاح نہیں ہوتا تو اس کا معاملہ مقامی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اس کے متعلق مناسب کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ میں مفصل رپورٹ بھجوائی جائے کہ وہ شخص نظام سلسلہ کی پابندی کرنے پر آمادہ نہیں کیا جا سکا۔

اس سے پہلے بھی اخبار الفضل مؤرخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۵۷ء کے ذریعہ عہدہ داران کو اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک مختلف جماعتوں میں کئی ایسے افراد موجود ہیں جن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ پس میں تمام صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے التماس کرتا ہوں کہ اس بارہ میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی رائے شمشیر خان کارکن دفتر مقامی اصلاح و ارشاد ربوہ کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو پہلا لڑکا تولد ہوا ہے نام محمد ظفر اللہ خان تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دراز عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین
رائے مطلع خان نمبردار جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا

خدام الاحمدیہ!

ہر سچے خادم کا یہ ایک ضروری اور دینی فریضہ ہے کہ وہ تمام ان دوستوں کو اخبار الفضل خریدنے کی تحریک کرتا رہے جو صاحب استطاعت ہونے کے باوجود الفضل خرید کر نہیں پڑھتے (مینیجر الفضل)

پشاور صاحبزادہ سیف الرحمٰن خان صاحب احمدی کی ہمشیرہ سے ہوئی مگر اس سے اولاد نہ ہوئی۔ جماعت کے کاموں میں انشراح سے حصہ لیا کرتے تھے مگر دس سال سے فالج کی وجہ سے بیمار تھے۔ تھوڑا بہت چلتے اور احباب سے ملاقات کرتے مگر آخیر میں کمزور ہو گئے تھے۔ قریباً سو سال عمر ہوگی۔ کامل ۵۷ سال احمدیت میں بسر کئے۔ ۲ر جنوری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ صبح ۹½ بجے دارِ فانی کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے قرب میں جا رہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ع خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں
ایام علالت میں میں اور بعض اور احباب کبھی کبھی بغرض عیادت و ملاقات معیار جا کر مل آتے۔ اس بیماری میں بھی مہمان نوازی کا خیال رکھتے۔

نماز جنازہ میں کثرت سے احباب موجود تھے اور نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جو جنازہ کی نماز میں شامل ہوئے جزائے خیر دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب سے درخواست ہے کہ حضرت ملک محمود خان صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ غائبانہ ادا کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی

امیر جماعت ہائے احمدیہ سرحد۔

مشرقی پاکستان میں بڑے تاجروں نے
دولت کے صحیح حسابات پیش نہیں کئے
ایک ارب تیرہ کروڑ کی چھپی ہوئی املاک ظاہر کی جا چکی ہیں

ڈھاکہ ۹ جنوری۔ مرکزی بورڈ آف ریونیو کے رکن مسٹر قمر الاسلام نے کل ڈھاکہ میں بتایا کہ اب تک ایک ارب تیرہ کروڑ روپے کی چھپی ہوئی دولت کی اطلاع دی جا چکی ہے آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں حکومت کی مہم بڑی حد تک کامیاب رہی۔ تاہم مشرقی پاکستان کے بڑے بڑے تاجروں نے ابھی تک اپنی چھپی ہوئی دولت کے صحیح حسابات پیش نہیں کئے۔

آپ نے صحیح گوشوارے پیش کرنے کے سلسلے میں چھوٹے اور درمیانہ درجے کے تاجروں کے تعاون اور دیانتداری پر ان کا دلی شکریہ ادا کیا اور مشرقی پاکستان کے بڑے تاجروں سے اپیل کی کہ وہ معافی کی مہلت سے فائدہ اٹھا کر انکم ٹیکس کے صحیح گوشوارے پیش کریں۔ مسٹر قمر الاسلام نے ٹیکس دہندگان کو یقین دلایا کہ حکومت ان ٹیکسوں کے واجبات کی وصولی کے لئے ان کے رہائشی مکانات، کارخانے اور کاروباری ادارے فروخت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی آپ نے کہا "ہماری خواہش ہے کہ تجارت اور کاروبار پھلے پھولے اور ہماری معیشت کو فروغ حاصل ہو اگر کوئی ٹیکس ادا کرنے والا اپنے صحیح گوشوارے پیش کرنے کے بعد انکم ٹیکس حکام کو یہ بتائے گا کہ وہ ٹیکس ادا کرنے سے قاصر ہے تو انکم ٹیکس کے حکام زیادہ سے زیادہ نرم اور ہمدردانہ رویہ اختیار کریں گے لیکن ایسے رویہ کا اظہار دونوں جانب سے ہونا چاہیئے۔

مسٹر قمر الاسلام نے کہا "چھپی ہوئی دولت کے سلسلہ میں سرکاری مہم کے کامیاب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عوام کو نئی حکومت پر اعتماد ہے، عوام جانتے ہیں کہ حکومت کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں، اس سے پہلے ۵۳ء میں بھی چھپی ہوئی دولت کے متعلق اطلاعات وصول کرنے کے لئے ایک ٹربیونل قائم کیا گیا تھا لیکن اس زمانے میں ۵۴ء تک کسی شخص نے بھی اپنی دولت ظاہر نہیں کی تھی بعد میں اسی طرح کا ایک ٹربیونل قائم کیا گیا اور صرف نو اشخاص نے انکم ٹیکس کے گوشوارے پیش کئے جن کی مالیت کل چار لاکھ روپے تھی۔ مسٹر قمر الاسلام نے کہا کہ انکم ٹیکس پریکٹیشنر محکمہ انکم ٹیکس کے بدترین دشمن ثابت ہوئے ہیں یہ لوگ اپنے موکلوں کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ کوئی گوشوارہ پیش نہ کریں اور وہ خود بھی اپنے گوشوارے داخل نہیں کر رہے، مسٹر قمر الاسلام نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں وکلاء ڈاکٹروں، اکاؤنٹنٹوں، انجینئروں نے بھی اپنی آمدنی ظاہر ہونے میں مستعدی کا ثبوت نہیں دیا۔

ایک سوال پر مسٹر قمر الاسلام نے کہا "جو وکلاء اور دوسرے پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ پاکستان میں املاک نہیں رکھتے وہ یہاں انکم ٹیکس کی ادائیگی سے بچ نہیں سکیں گے ان کی حقیقی آمدنی معلوم کرنا چنداں دشوار نہیں ہوگا مسٹر قمر الاسلام نے بتایا کہ ملک میں آمدنی کی جو تشخیص کی گئی، اس کی مجموعی سالانہ مالیت تنخواہوں کے علاوہ ۱۰/ آٹھ کروڑ روپے ہے نئی مہم کے تحت مزید ڈیڑھ گنا مالیت کی آمدنی ظاہر کی جا چکی ہے آپ نے کہا پچھلے سال ۲۸ کروڑ روپے بطور انکم ٹیکس وصول کئے گئے اور ۱۹۴۹-۱۹۴۸ء میں صرف سات کروڑ روپے وصول ہوئے تھے

میٹرک کے نئے اختیاری مضامین

لاہور ۹ جنوری۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے ہائی سکول کے امتحان میں اسلامیات کو بھی بطور انتخابی مضمون شامل کر دیا ہے بورڈ نے ہائی سکول امتحانات میں شامل ہونے والوں کو پنجابی یا شہریت کو بطور انتخابی مضمون رکھنے کی اجازت دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے

بورڈ کے ایک اور فیصلہ کے مطابق تخیلی تصویر کشی کو بھی فائن آرٹس کے انتخابی مضمون میں اختیاری مضمون کی حیثیت حاصل ہوگی اب ہائی سکول کے امتحان میں فائن آرٹ کے طلبہ سکیل ڈرائنگ کی بجائے تخیلی تصویر کشی لے سکیں گے۔ تخیلی تصویر کشی کے نصاب جب جیومیٹری کی ڈرائنگ، منظر کشی، امیجری ڈرائنگ، بیک ڈیزائننگ اور ڈیزائننگ شامل ہیں۔

سوا لاکھ ٹن سے زائد غلہ ذخیرہ کرنے کیلئے
نئے گودام تعمیر کئے جائیں گے
نئے گوداموں کی تعمیر کے بعد سٹوریج کی کل گنجائش پانچ لاکھ ٹن زائد ہو جائیگی

لاہور ۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار پانچ ٹن غذائی اجناس کا ذخیرہ کرنے کے لئے گودام تعمیر کئے جائیں گے۔ ان گوداموں کی تعمیر پر قریباً دو کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ ان گوداموں کی تعمیر کے بعد صوبہ میں پانچ لاکھ دو سو بیس ٹن غذائی اجناس ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو جائے گی۔ ۱۹۴۷ء میں یہ گنجائش صرف ایک لاکھ ٹن تھی۔

نئے گودام لاہور، پشاور، حیدرآباد کوئٹہ اور بہاولپور کے علاقوں میں تعمیر کئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض علاقوں میں گوداموں کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے نئے گوداموں کی تعمیر کی ضرورت گندم کی سرکاری خرید میں غیر معمولی اضافہ کے باعث پیش آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صوبہ میں غذائی اجناس ذخیرہ کرنے کی گنجائش کم ہونے کی وجہ سے مختلف اجناس کی سرکاری خرید پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت گندم کا کچھ ذخیرہ محفوظ رکھنا چاہتی ہے تاکہ خشک سالی کے زمانہ میں سپلائی پوزیشن مستحکم رہے اور مارکیٹ پر صحت مند اثر پڑے۔ چاول کی سرکاری خرید کی مہم کے آغاز کے ساتھ حکومت کو مزید گوداموں کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور بعض مقامات پر غذائی اجناس ذخیرہ کرنے کے لئے نجی گودام حاصل کئے جا رہے ہیں نئے گوداموں کی تعمیر کا اس صورت حال پر بھی خوشگوار اثر پڑے گا۔

گندم کی راشن بندی کے نئے علاقے

لاہور ۹ جنوری حکومت مغربی پاکستان نے کچھ مزید علاقوں میں گندم کی راشن بندی کا اعلان کیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔ چنیوٹ شہر۔ مریدکے شہر۔ جھنگ شہر ضلع جہلم کی تحصیل پنڈ دادنخان و جہلم سرگودھا شہر۔ ضلع میانوالی سب ڈویژن عیسیٰ خیل شہر۔ میر پور خاص شہر۔ ضلع میرپور خاص کے تعلقے۔ جیکب آباد۔ سمرو۔ ڈیپلو۔ نگر پارکر چھچھرو اور عمرکوٹ۔ ضلع ٹھٹھہ کے تعلقے کیٹی بندر اور ضلع لاڑکانہ کے شہر کمبر اور نوڈیرو۔ مزید برآں ڈپٹی کمشنر منٹگمری کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ضلع کے بعض شہروں کو راشن بندی کا علاقہ قرار دے دیں۔ بشرطیکہ ان کی ماہانہ ضروریات پانچ سو ٹن کی حد تک ہوں۔ یہ اقدام ان علاقوں کے لوگوں کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

جنس کی شکل میں مالیہ وصول کرنے کی تجویز

لاہور ۹ جنوری حکومت مغربی پاکستان کے ریونیو بورڈ نے حال ہی میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ مالیے کا کچھ حصہ جنس کی شکل میں وصول کیا جائے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کے کئی اضلاع کے حکام نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔ ان حکام نے کہا ہے کہ صوبہ میں نقل و حمل اور اناج ذخیرہ کرنے کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اور مالیہ کے طور پر سبزیوں اور دوسری خراب ہو جانے والی فصلوں کی وصولی متعدد اور مشکلات بھی پیدا کرے گی

درخواست دعا

میرے شوہر حکیم محمد عبد العزیز صاحب بعارضہ بخار و نزلہ شدید طور پر کئی روز سے بیمار ہیں۔ اب پسلیوں میں بھی درد ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اہلیہ حکیم محمد عبد العزیز صاحب گول بازار ربوہ

اعانت الفضل

مکرم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر ربوہ نے اپنے بچے مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نکاح کی خوشی میں مبلغ ۵/ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ماسٹر صاحب کی عطا کردہ رقم سے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خصوصی پرچہ جاری کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو زوجین کے لئے ہر لحاظ سے راحت اور خوشی کا موجب بنائے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۲½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۳	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									

نوٹ :- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

مجرّب ادویات

گارنٹی گارنٹی

سرمہ رحمت ماسوائے موتیا بند و پھولا بسبب چیچک وغیرہ کے باقی تمام امراضِ چشم پر نہایت مفید ہے۔
قیمت فی شیشی ۱۰ ماشہ شیشی -/۲

طاقت پلز صرف امراء کیلئے اور وہ بھی سردیوں میں۔ کمال درجہ کی مقوی ہیں۔ اعصابی دردوں کے لئے کافی فائدہ بخش ہیں۔ قیمت ۳۰ گولی -/۸/۷

اٹھرا پلز مرض اٹھرا کیلئے نہایت مفید ہیں۔ قیمت مکمل کورس -/۱۴/۱

رحمت منجن نمبر ۱، ۲ دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی تمام خرابیوں کو رفع کرنے اور مضبوطی کے ضامن ہیں۔ نمبر ۲ نمبر ۱ سے اچھا ہے لیکن دانتوں کی درزوں کو وقتی طور پر سیاہ رکھتا ہے۔
قیمت فی شیشی ایک ایک روپیہ

رحمت پلز مروڑ اور امراض رفع کرنے کے علاوہ معدہ و امعاء کی تبخیر وغیرہ پرانی امراض کو بھی رفع کرتی ہیں۔
قیمت فی شیشی ۲۴ گولی -/۸/۲

ہاضمین پلز بگڑے ہوئے نظامِ ہضم (وقتی یا دیرینہ) کو درست کرنے کے لئے بہت مفید ہیں۔ پیچش پر مفید ہیں۔
قیمت فی شیشی ۲۴ گولی -/۴/۱

مقوّی دماغ (معجون) نسیان۔ پرانے سردرد۔ پرانا نزلہ زکام اور دماغ کو طاقت دینے میں مفید ہے۔ ذائقہ اچھا ہے۔ طالب علموں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔
قیمت فی شیشی ۱۰ تولہ -/۸/۲

بے ضرر تیل اعصاب و پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے اسکے ساتھ طاقت پلز یا رحمت پلز کا استعمال بہتر نتائج پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی -/۲

نوٹ :- خدانخواستہ اگر کسی صاحب کو مندرجہ بالا ادویات کے فوائد کے بارہ میں کبھی کوئی شکایت محسوس ہوئی ہو تو ادا کردہ قیمتِ ادویہ واپس وصول فرمائیں۔

قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک ۱۲/ و پیکنگ ۴/ درج ہے

تیار کردہ :- دواخانہ رحمت گول بازار ربوہ

انفلوئنزا کا سریع الاثر علاج

شربت شفاء

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ نے عام نزلہ زکام خصوصاً نزلہ وبائی (انفلوئنزا) کیلئے کافی ریسرچ اور تجربہ کے بعد شربت شفاء تیار کیا ہے جس کے دو تین یوم استعمال سے ہی اس مرض سے بفضلہ تعالیٰ نجات مل جاتی ہے۔ آج ہی خرید فرمائیں۔ قیمت بڑی شیشی ۱۰ اونس عہ/ چھوٹی شیشی ۵ اونس ۱۲/

ملنے کا پتہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

انفلوئنزا، نزلہ، کھانسی کا تریاق

شربت خانہ ساز

جس کا استعمال انفلوئنزا، نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خرابی، بخار کو فوری دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ/

تیار کردہ

دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے

مسلمانوں پر

اشاعتِ اسلام کی فرضیّت

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

یاد رکھئے

یہ ایک ذمہ داری ہے جو آپ کے اوپر

اپنے ضمیر

اپنے متعلقین

اور اپنے ملک

کی طرف سے عائد ہوتی ہے

خفیہ آمدنی

بیرونی زرمبادلہ

اور چھپے ہوئے سرمائے

کو ظاہر کرنے کی آخری تاریخ

۱۵ جنوری

یہ آخری موقع ہے

DAFP 1/59

UNITED

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) کے عطریات، سہاگ، حنا، گلاب، چنبیلی، شام شیراز، گل شبو۔ ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!